بسم الله الرحمن الرحيم

RAMADAN 1444

AL-WISWAS

BY ASH-SHAYKH MUSA ABDULLAH JIBRIL

حفظه الله تعالى وأطال في عمره

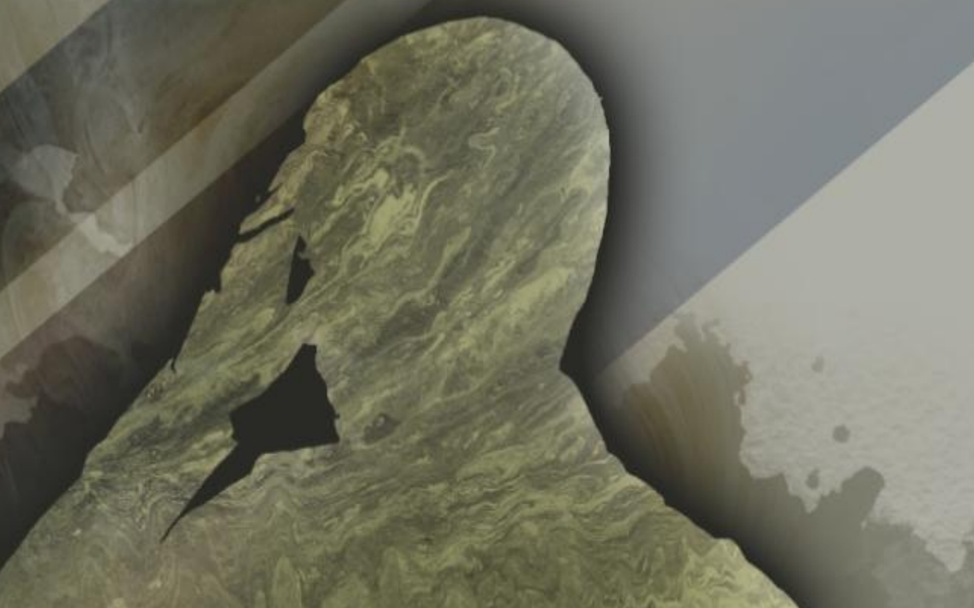

May Allah bless Shaykh Musa, protect him, preserve him, and all his loved ones. May He allow his work and efforts to be spread until the Day of Judgement, and make it weigh heavy on his scales.

Sh_Musa_Jibril

Sh_Musa_Jibril

Shaykh Musa Abdullah Jibril

ShaykhMusaJibril

"آج کا موضوع ہے: "ایک اطمینان بخش اور خوشگوار نیند کیسے حاصل کی جائے؟

ہم جانتے ہیں کہ شیطان تمام انسانوں کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ آج کل جو بدعنوانی اور بگاڑ موجود ہے، وہ سب شیطان کے وسوسوں کا نتیجہ ہے۔ لہذا، اگر ہم سمجھ لیں کہ شیطان، جو کہ تمام انسانوں کا سب سے بڑا دشمن ہے، "الوسواس الخناس" (وہ وسوسہ ڈالنے والا جو ذکرِ الٰہی کے بعد پیچھے ہٹ جاتا ہے) ہے، اور اگر ہم اس پر قابو پالیں، تو ہم اس دنیا میں آرام دہ زندگی گزار سکتے ہیں اور ایک اطمینان بخش، خوشگوار نیند حاصل کر سکتے ہیں۔

الوسواس الخناس کیا ہے؟

الوسواس وہ غیر اخلاقی اور بے حیائی پر مبنی خیالات ہیں جو انسان کے دل میں جمع ہو جاتے ہیں اور ٹھہر جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، انسان کو ایسے خیالات آتے ہیں کہ اسے یہ اور وہ برا عمل کرنا چاہیے، یہ خیالات انسان کے دل میں ہوتے ہیں اور بعض اوقات اس کی روح کے اندر گھومتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس میں بس جاتے ہیں۔

یہ وسوسے (وسواس) جو کسی کو مخصوص اعمال پر مجبور کرتے ہیں، یہ ایک برے مرض کی علامت ہیں۔ یہ خیالات روح کے اندر گھومتے ہیں اور روح کا درد سب سے زیادہ

اذیت ناک ہوتا ہے۔ جسمانی بیماریوں کا علاج ممکن ہے، لیکن روحانی امراض کا علاج زیادہ محنت طلب ہوتا ہے۔

ہر انسان میں اچھائی اور برائی دونوں موجود ہیں۔ ایک فرشتہ اسے اچھائی کی ترغیب دیتا ہے اور ایک شیطان اسے برائی کی طرف لے جاتا ہے، یہاں تک کہ بعض اوقات یہ عقیدہ (عقیدہ توحید) کو خراب کرنے اور اللہ کے وجود پر شک و شبہ پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

شیطان نے انہیں قابو میں لے لیا ہے، چنانچہ انہیں اللہ کے ذکر سے غافل کر دیا ہے۔ !یہی لوگ شیطان کا گروہ ہیں اور یقیناً شیطان کا گروہ ہی خسارے میں ہوگا

سورۃ المجادلہ:19

وسواس سینے اور دل میں رہتا ہے۔ یہ ایک ہی مصدر سے پیدا ہوتا ہے، اور وہ ہے شیطان۔ اس بارے میں عبداللہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کردہ ایک صحیح حدیث سنیں

شیطان ابن آدم کے دل پر گھات لگا کر بیٹھا رہتا ہے۔ جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے

جیسے اگر کوئی شخص کہے: سبحان اللہ، الحمدللہ، استغفر اللہ، لا إله إلا الله، أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

(شیطان ابن آدم کے دل پر گھات لگا کر بیٹھا رہتا ہے۔) جب وہ اللہ کو یاد کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ (بخاری 4977)

یعنی وہ وسوسہ ڈالنا بند کر دیتا ہے، جیسے کتا اگر مارا جائے تو وہ خاموش ہو جاتا ہے۔

شیطان صرف اللہ کے ذکر سے پیچھے ہٹتا ہے، اور اگر کوئی شخص اللہ کے ذکر کو نظرانداز کرے یا بھول جائے تو شیطان ہمیشہ اور مسلسل اس کے دل میں وسوسے ڈالتا رہے گا۔

شیطان نہ دن کے وقت سوتا ہے اور نہ رات کے وقت۔ مسلمان جب اپنے رب کو یاد کرتا ہے تو شیطان کی طاقت ختم ہو جاتی ہے، اور اگر ذکرِ الٰہی چھوڑ دیا جائے تو شیطان دل کو خراب کر دیتا ہے۔ دل انسان کی سب سے اہم اور قیمتی چیز ہے، اور اگر دل خراب ہو جائے تو انسان خود بھی خراب ہو جاتا ہے۔

لہذا، شیطان دل کو خراب کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان (قرین) ہوتا ہے جو اس کے ساتھ رہتا ہے جب تک کہ وہ مر نہ جائے۔ یہی قرین وہ ساتھی ہے جس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا:

تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کے ساتھ ایک قرین نہ ہو (2814 مسلم)

تمہارا قرین ہمیشہ تمہارے ساتھ رہتا ہے، دن رات۔ اس کا بہترین علاج اللہ (سبحانہ ،وتعالیٰ) کے ذکر میں ہے تاکہ اسے دفع کیا جا سکے۔ یہ قرین جو ہمارے ساتھ رہتا ہے جنات میں سے ہوتا ہے (ایک شیطان)۔

:صحابہؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ، کیا آپ کے ساتھ بھی؟ تو آپ نے فرمایا

ہاں، لیکن اللہ میری مدد کرتا ہے اس کے خلاف، اور میں اس کے شر سے محفوظ ہوں اور وہ مجھے نیکی کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

،اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "أسلم" کے معنی پر علما کا اختلاف ہے تاہم اس کا مطلب چاہے جو بھی ہو، یہ بات واضح ہے کہ یہ شیطان رسول اللہ ﷺ کو صرف بھلائی کا حکم دیتا تھا۔ اسی وجہ سے آپ ﷺ کو دل کا سکون اور اطمینان حاصل تھا، اور آپ ہر طرح سے مطمئن تھے۔

یہ کیفیت ہر انسان کے لیے ممکن ہے، بشرطیکہ وہ شیطان کو شکست دے دے۔ اور اجماع کے مطابق، رسول اللہ ﷺ شیطان سے محفوظ (معصوم) تھے، خواہ وہ آپ کے جسم، زبان (کلام)، خیالات یا کسی اور چیز کے ذریعے وسوسہ ڈالنے کی کوشش کرتا۔ آپ ﷺ نے وہ وسوسے کبھی بھی محسوس نہیں کیے جو ہم کرتے ہیں۔

:اس حدیث کو غور سے سنیں اور اس پر عمل کریں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

شیطان انسان کے قریب آتا ہے (یعنی برے خیالات، وسوسوں کے ذریعے)، اور فرشتہ"
"بھی۔

ترمذی 2988، نسائی 11051، ابن حبان 99

یہاں ہم دائیں طرف کے فرشتے اور بائیں طرف کے شیطان کی بات نہیں کر رہے، نہ ہی ان فرشتوں کی بات ہو رہی ہے جو انسان کے آگے اور پیچھے حفاظت کے لیے مقرر ہیں، بلکہ یہاں ایک مخصوص فرشتے کا ذکر ہے۔

ایک فرشتہ جس کی لمّہ ہوتی ہے، اور ایک شیطان جس کی لمّہ ہوتی ہے۔

شیطان کی لمّہ کی مثال یہ ہے کہ کسی کے دل میں طلاق دینے کا خیال آئے، یہ برے خیالات شیطان کی لمّہ کہلاتے ہیں۔

شیطان کی لمّہ سراسر برائی پر مشتمل ہوتی ہے اور سچائی کا انکار کرتی ہے، یہاں تک کہ انسان کو اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے بارے میں شک میں ڈال دیتی ہے۔ یہ وسوسے جو ہمیشہ برائی پیدا کرتے ہیں، شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اگر آپ یہ سمجھ جائیں کہ یہ خیالات شیطان کی طرف سے ہیں تو آپ کامیاب ہو جائیں گے۔

اس کے علاوہ، ایک فرشتہ بھی ہے جو آپ کو صرف اور صرف نیکی کا حکم دیتا ہے ،ہمیشہ اور ہر وقت۔ یہ آپ کو نیک عمل کی ترغیب دیتا ہے، جیسے صدقہ دینا، روزہ رکھنا نماز پڑھنا، فرمانبرداری کرنا، اور اسی طرح دیگر اعمالِ خیر۔

فرشتے کا طریقہ کار اچھائی کی امید دلانا اور سچائی کی تصدیق کرنا ہے، مثلاً اللہ کی وحدانیت کی طرف رہنمائی کرنا۔

ہم نے فرشتے کے طریقہ کار اور شیطان کے طریقہ کار کے بارے میں جان لیا۔ اگر کوئی شخص شیطان کے طریقے کو دیکھ لے اور اسے پہچان لے تو یہ بہت اہم ہے، کیونکہ اس سے وہ شیطان کے وسوسے کو روک سکتا ہے۔

لہذا، ایک انسان کو جاننا چاہیے کہ فرشتہ آپ کے قریب نہیں آتا سوائے نیکی کے، اور شیطان آپ کے قریب نہیں آتا سوائے برائی کے۔

جب آپ کے دل میں نیک خیالات آئیں، تو وہ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی جانب سے فرشتے کا القاء ہے، تو اللہ کا شکر ادا کریں کہ آپ کو سچائی کی تصدیق اور نیکی کرنے کی رہنمائی دی گئی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم سب نیکی اور بدی میں تمیز کرنا جانتے ہیں۔ اگر آپ یہ سمجھ لیں کہ برے خیالات جو آپ کے دل میں آتے ہیں وہ شیطان کی طرف سے ہیں، تو آپ انہیں ختم کر سکتے ہیں۔

کیسے؟

اس کے کئی طریقے ہیں، اور ہم نے اللہ کے ذکر کے بارے میں بات کی، جو شیطان کو روکنے کا مؤثر ذریعہ ہے۔

اگر کوئی شخص بار بار اپنے دل میں ان برے اور غیر اخلاقی خیالات کو محسوس کرے، جو اس کے دل کو جکڑ لیتے ہیں، تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی پناہ مانگے شیطان سے، جیسا :کہ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے ہمیں حکم دیا ہے

اور اگر شیطان کی طرف سے تمہیں کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ مانگو۔ بے شک وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (سورۃ الاعراف:200)

وسوسوں کا شکار لوگوں کی کئی اقسام ہیں۔ ان میں سب سے بدترین وہ ہیں جو مکمل طور پر وسوسوں کے قابو میں آ جاتے ہیں اور ان سے تباہ ہو جاتے ہیں۔

(Obsessive Compulsive Disorder) "اس کیفیت کو "الوسواس القہری کہا جاتا ہے، اور یہ سب سے بدترین حالت ہے۔

دوسری طرف کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بغیر کسی شیطانی اثر کے زندگی گزارتے ہیں۔ تصور کریں کہ آپ زمین پر اس طرح چلیں، سوئیں، جاگیں، اپنی بیوی سے بات کریں، اور لوگوں کے ساتھ معاملات کریں کہ شیطان کا کوئی اثر نہ ہو۔

زندگی کیسی ہو گی؟

یہ تبھی ممکن ہے جب آپ اللہ کے ذکر میں مصروف رہیں۔

کچھ لوگ درمیانی حالت میں ہوتے ہیں، کبھی شیطان ان پر اثر ڈالتا ہے اور کبھی وہ شیطان پر قابو پا لیتے ہیں۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ انسان ہمیشہ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کو یاد کرے۔

وسوسے سے بچنے کا بہترین طریقہ وہی ہے جو کہا جاتا ہے: "علاج سے بہتر ہے کہ احتیاط کی جائے"۔

احتیاط علاج سے بہتر ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ انسان اللہ کا دین سیکھے۔

ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ دین کو سیکھیں، اور نہ صرف یہ بلکہ لوگوں تک اسے پہنچائیں تاکہ وہ ہدایت حاصل کریں۔

ہمیں بطور مسلم امت اس کام کا حکم دیا گیا ہے کہ ہمیشہ اور ہر وقت یہ امت لوگوں کو قرآن سکھائے اور انہیں اس دین کی طرف رہنمائی کرے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ جب کوئی شخص اس دین کو سیکھتا ہے اور سمجھتا ہے، تو وہ نفع بخش علم حاصل کرتا ہے اور نیک اعمال کی طرف ہدایت پاتا ہے۔

ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے۔ ایک شخص کا ایمان احد پہاڑ کے وزن کے برابر ہو سکتا ہے یا بالکل ختم ہو سکتا ہے، اور یہ سب اس دل میں ہوتا ہے جس کا وزن صرف ایک کلوگرام کے برابر ہے۔

اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے۔ ایمان اللہ کی اطاعت، نفع بخش علم، اور ذکر سے بڑھتا ہے اور اللہ کی نافرمانی سے کم ہوتا ہے۔

:رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ سیدنا عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا

اے ابن خطاب! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جب بھی"
"!شیطان تمہیں کسی راستے پر آتا دیکھتا ہے تو وہ دوسرا راستہ اختیار کرتا ہے

بخاری 6085

کیوں؟

یہ عمرؓ کے ایمان، ان کے ذکرِ الٰہی، اور ان کے ایمان کے مضبوط درجے کی وجہ سے ہے۔

یہ سیدنا عمرؓ ہیں، جلیل القدر صحابی، اللہ ان سے، ان کے خاندان اور تمام صحابہ سے راضی ہو۔

یہ ان کے مضبوط ایمان کا نتیجہ تھا۔

شیطان ایسے شخص سے دور بھاگتا ہے جس کا ایمان مضبوط ہو، چاہے وہ عمرؓ کی طرح نہ بھی ہو۔

جب کسی کا ایمان مضبوط ہو، تو شیطان اس سے دور رہتا ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ ان خیالات کو پہچانیں جب یہ آپ کے دل میں آئیں، جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا۔ ہمیشہ یہ خیال اپنے ذہن میں رکھیں: کیا یہ خیالات فرشتے کی طرف سے ہیں یا شیطان کی طرف سے؟

اگر آپ شیطان اور فرشتے کے طریقہ کار میں فرق کر لیں تو آپ سکون میں رہیں گے۔

جب شیطان آپ کے قریب آئے تو اللہ کو یاد کریں۔ کوئی بھی ذکر آپ کے لیے نیکیاں کمائے گا، اللہ آپ کا جنت میں درجہ بلند کرے گا، اور شیطان خاموش ہو جائے گا۔

!اگر یہ خیالات شیطان کی طرف سے ہیں، تو یہ یقیناً برے ہوں گے، ان کا خاتمہ کریں

بہت سے لوگ وسوسوں کے زیرِ اثر ہیں۔ میں ایک عورت کو جانتا ہوں جو ایک نماز کے لیے وضو بیس سے تیس بار دہراتی ہے۔ ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں ان وسوسوں سے۔

اگر وسوسے شیطان کی طرف سے ہوں تو ہمیں انہیں روکنا چاہیے۔

انہیں روکنے کا طریقہ کیا ہے؟

ایک حدیث میں (خلاصہ یہ ہے کہ) اگر تمہیں کبھی برے خیالات یا وسوسے آئیں تو یہ کلمات کہو

"میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، لا الہ الا اللہ۔"

یہ کلمات یقینی طور پر کسی بھی وسوسے کو ختم کر دیتے ہیں۔

یہ کفار کے لیے موثر نہیں ہے، کیونکہ ان کے دل شرک اور کفر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

پھر بھی، اگر کسی کو یہ احساس ہو کہ یہ وسوسے شیطان کی طرف سے ہیں، تو وہ ہمیشہ اللہ کو یاد کرے۔

ہمیں ہمیشہ اللہ کا ذکر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ ہمیشہ اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے اور مسلسل اللہ کی عبادت کرتے تھے۔

یہ ذکر انسان کے درجات کو بے حد بلند کرتا ہے اور وسوسوں، شیطان اور برے خیالات کے اثرات سے بچنے میں مدد دیتا ہے۔

اگر کوئی شخص کمزور ایمان کا مالک ہو، جو کم ہی اللہ کو یاد کرتا ہو، تو شیطان اسے قابو میں کر لیتا ہے اور اس پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے ہوش کھو بیٹھے۔

ایسی صورت حال میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ رہنمائی دی کہ اپنی بائیں طرف تین بار خشک تھوک پھینکیں، چاہے یہ دورانِ نماز ہی کیوں نہ ہو۔

یعنی، اگر شیطان کسی شخص کے دل میں وسوسہ ڈالے جبکہ وہ نماز میں ہو، تو اسے اپنی بائیں طرف تین بار خشک تھوک پھینکنا چاہیے۔

سب سے اہم دفاع جو کوئی کر سکتا ہے وہ سورۃ المعوذات یعنی سورۃ الاخلاص، سورۃ الناس، اور سورۃ الفلق کی تلاوت ہے۔

یہ قرآن پاک کی وہ سورتیں ہیں جو شیطان ملعون کے خلاف بہترین تحفظ فراہم کرتی ہیں۔

:سیدنا عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا

اے عقبہ! اللہ کی پناہ مانگنے کے لیے ان سورتوں کا استعمال کرو، کیونکہ پناہ مانگنے کے" لیے ان کے برابر کچھ بھی نہیں ہے۔ (ابو داؤد 1463)

ان سورتوں کو صبح اور شام پڑھا کریں، اس سے شیطان دور بھاگ جائے گا اور وہ سو جانے جیسا ہو جائے گا، جیسے کہ کہا جاتا ہے "مقناطیسی نیند"۔

آپ کا ساتھ دینے والا شیطان ساکت ہو جائے گا، اور آپ کے ساتھ صرف فرشتہ رہ جائے گا، جو آپ کو صرف بھلائی کا حکم دیتا ہے۔

نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ خوشی کے ساتھ جاگیں گے اور سکون دل کے ساتھ سوئیں گے۔ یہ کتنی بڑی نعمت اور خوشی کی بات ہے۔

قرآن کی تلاوت کرنا کبھی خسارے کا سبب نہیں بنتا۔ آپ کو اس کا بہت زیادہ ثواب ملے گا اور اس کے فائدے بے شمار ہیں۔

شیطان ہمیشہ انسان کو وسوسے ڈالتا ہے۔

:جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا

شیطان تمہیں تنگدستی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کے کاموں کا حکم دیتا ہے، جبکہ" اللہ تم سے اپنی طرف سے بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے، اور اللہ ہی بڑی وسعت والا "اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

سورۃ البقرۃ: 268

شیطان کا یہی طریقہ ہے کہ وہ انسان کو وسوسے کے ذریعے بہکاتا ہے۔

اسی لیے سونے سے پہلے سورۃ المعوذات پڑھنی چاہیے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا۔ آپ ﷺ سونے سے پہلے یہ پڑھتے تھے

قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس۔

اپنی ہتھیلیوں کو اس طرح جوڑتے جیسے دعا کے وقت کیا جاتا ہے، پھر ان تینوں سورتوں کو پڑھتے، اپنی ہتھیلیوں پر دم کرتے (ہلکی پھونک مارتے)، اور پھر اپنی ہتھیلیوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ہو سکتا، پھیرتے تھے۔

آپ اپنی ہتھیلیوں کو اپنے سر، چہرے، اور پھر اپنے جسم کے اگلے اور پچھلے حصے پر جہاں تک ممکن ہو پھیرتے ہیں۔

یہ عمل آپ تین بار دہراتے ہیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ہر رات کیا کرتے تھے

ماخذ بخاری 5017

اور یاد رکھیں کہ روک تھام علاج سے بہتر ہے۔

اے اللہ! ہمیں حق کو حق کر کے دکھا، اور ہمیں اس کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرما، اور باطل کو باطل کر کے دکھا، اور ہمیں اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا دے، ہمیں گمراہ ہونے سے اور دوسروں کو گمراہ کرنے سے بچا لے۔

اور ہماری دعا کا اختتام اس بات پر ہے کہ تمام تعریفیں اور شکر اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔